امیرالمومنین امام علی (ع) کی چالیس حدیثیں

<"xml encoding="UTF-8?>

علم ایک بیش قیمت اور اچھی میراث ہے 'ادب بہترین زیور ہے 'غوروفکر ایک صاف آئینہ ہے 'معذرت خواہی ایک ڈرانے والا ناصح ہے تمھارے باادب ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جسے تم دوسروں سے ناپسند کرتے ہو اسے خودبھی ترک کردو۔

1 ـ قالَ الْامامُ علیّ بن أبی طالِب أمیرُ الْمُؤْمِنینَ (عَلَیْهِ السلام) : إغْتَنِمُوا الدُّعاءَ عِنْدَ خَمْسَةِ مَواطِنَ: عِنْدَ قِرائَةِ الْقُرْآنِ، وَ عِنْدَ الاْذانِ، وَ عِنْدَ نُزُولِ الْغَیْثِ، وَ عِنْدَ الْتِقاءِ الصَّفَّیْنِ لِلشَّهادَةِ، وَ عِنْدَ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، فَاِنَّهُ لَیْسَ لَها حِجابٌ دوُنَ الْعَرْشِ.(1)

اپنی دعا اور مرادیں مانگنے کے لئے پانچ مواقع کو غنیمت سمجھو تلاوت قرآن کے وقت 'اذان کے وقت 'بارش کے وقت 'خدا کی راہ میں جنگ اور جہاد کےوقت 'اورجس وقت مظلوم آہ نالہ کر رہا ہو ان مواقع پر دعا قبول ہونے کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی.

2ـ قالَ(علیه السلام): اَلْعِلْمُ وِراثَةٌ کَریمَةٌ، وَ الاْدَبُ حُلَلٌ حِسانٌ، وَ الْفِکْرَةُ مِرآةٌ صافِیَةٌ، وَالاْعْتِذارُ مُنْذِرٌ ناصِحٌ، وَ کَفی بِکَ أَدَباً تَرْکُکَ ما کَرِهْتَهُ مِنْ غَیْرِکَ.(2)

علم ایک بیش قیمت اور اچھی میراث ہے 'ادب بہترین زیور ہے 'غور وفکر ایک صاف آئینہ ہے 'معذرت خواہی ایک ڈرانے والا ناصح ہے تمھارے باادب ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جسے تم دوسروں سے ناپسند کرتے ہو اسے خودبھی ترک کردو .

3ـ قالَ(علیه السلام): اَلْحَقُّ جَدیدٌ وَ إنْ طالَتِ الاْیّامُ، وَ الْباطِلُ مَخْذُولٌ وَ إنْ نَصَرَهُ أقْوامٌ.(3)

حقّ و حقیقت تمام حالات میں نئی اور تازی ہوتی ہے چاہےجتنی مدت گذر چکی ہو اور باطل ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا ہے چاہے جتنے لوگ اس کی حمایت کرنے والے ہوں .

4ـ قالَ(علیه السلام): اَلدُّنْیا تُطْلَبُ لِثَلاثَةِ أشْیاء: اَلْغِنی، وَ الْعِزِّ، وَ الرّاحَةِ، فَمَنْ زَهِدَ فیها عَزَّ، وَ مَنْ قَنَعَ إسْتَغْنی، وَ مَنْ قَلَّ سَعْیُه ُإسْتَراحَ.(4)

دنیا اور اس کے مال و دولت کو تین چیزوں کے لئے حاصل کیا جاتا ہے بے نیازی ' عزت ' آرام وسکون لہذا جو دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے وہ عزت پاتا ہے جو قناعت کرتا ہے وہ بے نیاز رہتا ہے اور جو حصول دنیا کے لئے کم زحمت برداشت کرتا ہے وہ آرام سے رہتا ہے.

5ـ قالَ(علیه السلام): لَوْ لاَ الدّینُ وَ التُّقی، لَکُنْتُ أدْهَی الْعَرَبِ.(5)

اگر دین کی پابندی اور تقوی کا خیال نہ ہو تا تو میں عرب کا سب سے بڑا سیاست باز ہوتا

6ـ قالَ(علیه السلام): اَلْمُلُوکُ حُکّامٌ عَلَی النّاسِ، وَ الْعِلْمُ حاکِمٌ عَلَیْهِمْ، وَ حَسْبُکَ مِنَ الْعِلْمِ أنْ تَخْشَی اللّهَ، وَ حَسْبُکَ مِنَ الْجَهْلِ أنْ تَعْجِبَ بِعِلْمِکَ.(6)

بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتے ہیں اور علم ان پر حکومت کرتا ہے تمھارے صاحب علم ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم اللہ سے ڈرو اور تمھاری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تمھیں اپنے علم پر ناز ہو.

7ـ قالَ(علیه السلام): ما مِنْ یَوْم یَمُرُّ عَلَی ابْنِ آدَم إلاّ قالَ لَهُ ذلِکَ الْیَوْمُ: یَابْنَ آدَم أنَا یَوْمٌ جَدیدٌ وَ أنا عَلَیْکَ شَهیدٌ. فَقُلْ فیَّ خَیْراً، وَ اعْمَلْ فیَّ خَیْراً، أشْهَدُ لَکَ بِهِ فِی الْقِیامَةِ، فَإنَّکَ لَنْ تَرانی بَعْدَهُ أبَداً.(7)

انسان پر کوئی بھی دن ایسا نہیں گزرتا جب وہ دن اس انسان سے یہ نہ کہے کہ میں نیادن ہوں اور میں تمھارے اوپر شاہداور گواہ ہوں لہذااس دن میں اچھی باتیں بولو نیک عمل کرو تو میں قیامت میں تمھارے لیے گواہی دوں گااور آج کے بعد تم مجھے کبھی نہیں دیکھو گے.

8ـ قالَ(علیه السلام): فِی الْمَرَضِ یُصیبُ الصَبیَّ، کَفّارَةٌ لِوالِدَیْهِ.(8)

بچے کی بیماری اس کے والدین کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے .

9ـ قالَ(علیه السلام): الزَّبیبُ یَشُدُّ الْقَلْبِ، وَیُذْهِبُ بِالْمَرَضِ، وَ یُطْفِیءُ الْحَرارَةَ، وَ یُطَیِّبُ النَّفْسَ.(9)

منقیٰ دل کو مضبوط کرتا ہے ' بیماری کو دور کرتا ہے گرمی کو کم کرتا ہے اورسانس کوخوشبداراور پاکیزہ بناتا ہے .

10ـ قالَ(علیه السلام): أطْعِمُوا صِبْیانَکُمُ الرُّمانَ، فَإنَّهُ اَسْرَعُ لاِلْسِنَتِهِمْ.(10)

اپنے بچوں کو انار کھلاؤ اس سے ان کی زبان جلدی کھلتی ہے .

11ـ قالَ(علیه السلام): أطْرِفُوا أهالیکُمْ فی کُلِّ لَیْلَةِ جُمْعَة بِشَیْء مِنَ الْفاکِهَةِ، کَیْ یَفْرَحُوا بِالْجُمْعَةِ.(11)

ہر شب جمعہ کچھ پھل یا مٹھائی لیکر اپنے اہل خانہ کے پاس آیا کرو تا کہ وہ جمعہ کی آمد سے خوش ہوں .

12ـ قالَ(علیه السلام): کُلُوا ما یَسْقُطُ مِنَ الْخِوانِ فَإنَّهُ شِفاءٌ مِنْ کُلِّ داء بِإذْنِ اللّه ِعَزَّوَجَلَّ، لِمَنْ اَرادَ أنْ یَسْتَشْفِیَ بِهِ.(12)

کھانے کے برتن یا دستر خوان سے جو گرجائے اسے کھا لیا کرو اسلیے کہ اگر کوئی اس کے ذریعہ شفا چاہے تو خدا کے اذن سے یہ اس کے لئے بہترین شفا ہے

13ـ قالَ(علیه السلام):لا ینبغی للعبد ان یثق بخصلتین: العافیة و الغنی، بَیْنا تَراهُ مُعافاً إذْ سَقُمَ، وَ بَیْنا تَراهُ غَنیّاً إذِ افْتَقَرَ.(13)

بندوں کےلئے یہ مناسب نہیں کہ دو حالتوں پر بھروسہ کریں صحت وعافیت اور مالداری وتوانگری اس لئے کہ ممکن ہے دیکھتے ہی دیکھتے کوئی بیماری آجائے اور صحت و سلامتی سے ہاتھ دھونا پڑجائے یا اچانک غریبی اور تنگ دستی آجائے اور مال ودولت ہاتھ سے نکل جائے .

14ـ قالَ(علیه السلام): لِلْمُرائى ثَلاثُ عَلامات: يَكْسِلُ إذا كانَ وَحْدَهُ، وَ يَنْشطُ إذاكانَ فِى النّاسِ، وَ يَزيدُ فِى الْعَمَلِ إذا أُثْنِىَ عَلَيْهِ، وَ يَنْقُصُ إذا ذُمَّ.(14)

ریا کار کی تین نشانیاں ہیں جب اکیلا ہو تو سستی اور کاہلی سے کام لیتا ہے اورجب لوگوں کے درمیان ہو تو بہت تازہ دم اور فعال دکھائی دیتا ہے 'جب تعریف کی جائے توبہت کام کرتا ہے ' جب مذمت کا سامنا ہو تو اس کے عمل میں کمی ہو جاتی ہے

15ـ قالَ(علیه السلام): اَوْحَى اللّهُ تَبارَکَ وَ تَعالى إلى نَبىٍّ مِنَ الاْنْبياءِ: قُلْ لِقَوْمِکَ لا يَلْبِسُوا لِباسَ أعْدائى، وَ لا يَطْعَمُوا مَطاعِمَ أعْدائى، وَ لا يَتَشَكَّلُوا بِمَشاكِلِ أعْدائى، فَيَكُونُوا أعْدائى.(15)

خدا وند عالم نے اپنے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم سے کہ دیں کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنا کریں میرے دشمنوں کے کھانے نہ کھایا کریں اور میرے دشمنوں جیسی وضع وقطع نہ بنائیں ورنہ وہ میرے دشمن شمار ہوں گے.

16ـ قالَ(علیه السلام): اَلْعُقُولُ أئِمَّةُ الأفْكارِ، وَ الاْفْكارُ أئِمَّةُ الْقُلُوبِ، وَ الْقُلُوبُ أئِمَّةُ الْحَواسِّ، وَ الْحَواسُّ أئِمَّةُ الاْعْضاءِ.(16)

عقلیں فکروں کی امام اور رہنما ہیں 'فکریں دلوں کے امام اور رہنما ہیں 'دل احساسات کے لئے امام ہیں اور احساسات اعضاء وجوارح کے لئے امام اور رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں.

17ـ قالَ(علیه السلام): تَفَضَّلْ عَلى مَنْ شِئْتَ فَأنْتَ أميرُهُ، وَ اسْتَغْنِ عَمَّنْ شِئْتَ فَأنْتَ نَظيرُهُ، وَ افْتَقِرْ إلى مَنْ شِئْتَ فَأنْتَ أسيرُهُ.(17)

جس کسی کے ساتھ چاہو احسان اور نیکی کرو ایسا کرنے سے تم اس کے حاکم اور سردار بن جاؤ گے ' جس کسی سے چاہو بے نیازی کا رویہ اختیار کرو اس طرح اس کے مثل و نظیر کہلاؤ گے جس کسی کے سامنے چاہو ہاتھ پھیلاکر اپنی غربت اور فقر کا رونا رو اس طرح تم اس کے اسیر بن جاؤگے .

18ـ قالَ(علیه السلام): أعَزُّ الْعِزِّ الْعِلْمُ، لاِنَّ بِهِ مَعْرِفَةُ الْمَعادِ وَ الْمَعاشِ، وَ أذَلُّ الذُّلِّ الْجَهْلُ، لاِنَّ صاحِبَهُ أصَمٌّ، أبْكَمٌ، أعْمى، حَيْرانٌ.(18)

سب سے بڑی عزت علم ہے اس لئے کہ اس کے ذریعہ روز قیامت اور امور حیات کی معرفت حاصل ہوتی ہے ' سب سے بڑی ذلت جہالت ہے اس لئے کہ جاہل گونگا 'بہرہ ' اندھا اور حیران و سر گرداں ر ہتا ہے .

19ـ قالَ(علیه السلام): جُلُوسُ ساعَة عِنْدَ الْعُلَماءِ أحَبُّ إلَى اللّهِ مِنْ عِبادَةِ ألْفِ سَنَة، وَ النَّظَرُ إلَى الْعالِمِ أحَبُّ إلَى اللّهِ مِنْ إعْتِكافِ سَنَة فى بَيْتِ اللّهِ، وَ زِيارَةُ الْعُلَماءِ أحَبُّ إلَى اللّهِ تَعالى مِنْ سَبْعينَ طَوافاً حَوْلَ الْبَيْتِ، وَ أفْضَلُ مِنْ سَبْعينَ حَجَّة وَ عُمْرَة مَبْرُورَةمَقْبُولَة، وَ رَفَعَ اللّهُ تَعالى لَهُ سَبْعينَ دَرَجَةً، وَ أنْزَلَ اللّهُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةَ، وَ شَهِدَتْ لَهُ الْمَلائِكَةُ: أنَّ الْجَنَّةَ وَ جَبَتْ لَهُ.(19)

علماء کے پاس ایک گھنٹہ بیٹھنا خدا وند عالم کو ایک ہزار سال کی عبادت سے زیادہ پسند ہے 'عالم کے چہرہ کو دیکھنا خانۂ خدا میں ایک سال اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے علماء کے دیدار کے لئے جانا خانۂ کعبہ کے گرد ستر مرتبہ طواف کرنے سے زیادہ پسند اور ستر مقبول بارگاہ حج و عمرہ بجا لانےسے زیادہ بہتر ہے خداند عالم ایسا کرنے والے کے ستر درجہ بلند کرتا ہے اس پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے لئے ملائکہ گواہی دیتے ہیں کہ کہ اس پر جنت واجب ہے .

20ـ قالَ(علیه السلام): يَا ابْنَ آدَم، لا تَحْمِلْ هَمَّ يَوْمِکَ الَّذى لَمْ يَأتِکَ عَلى يَوْمِکَ الَّذى أنْتَ فيهِ، فَإنْ يَكُنْ بَقِىَ مِنْ أجَلِکَ، فَإنَّ اللّهَ فيهِ يَرْزُقُکَ.(20)

اے آدم کے فرزند جو دن ابھی نہیں آیا اس کے ھم و غم کا بوجھ آج پر نہ ڈالو اگر تمھاری زندگی کے دن باقی ہوں گے تو خداوندعالم ان میں بھی تمھیں رزق وروزی دے گا .

21ـ قالَ(علیه السلام): قَدْرُ الرَّجُلِ عَلی قَدْرِهِمَّتِهِ، وَ شُجاعَتُهُ عَلی قَدْرِ نَفَقَتِهِ، وَ صِداقَتُهُ عَلی قَدْرِ مُرُوَّتِهِ، وَ عِفَّتُهُ عَلی قَدْرِ غِیْرَتِهِ.(21)

انسان کی قدر ومنزلت اس کی ہمت اور عزم و حوصلہ کے برابر ہو تی ہے اس کی شجا عت و بہادری اس کے راہ خدا میں خرچ کرنے کے کی مقدار کے برابر ہو تی ہے اس کی صداقت اس کی مرؤت اور جواں مردی کے برابر اور اس کی عفت و پاک دامنی اس کی غیرت و حمیت کے برابر ہوتی ہے

22ـ قالَ(علیه السلام): مَنْ شَرِبَ مِنْ سُؤْرِ أخیهِ تَبَرُّکاً بِهِ، خَلَقَ اللّهُ بَیْنَهُما مَلِکاً یَسْتَغْفِرُ لَهُما حَتّی تَقُومَ السّاعَةُ.(22)

اگرکوئی مومن بھائی تبرک کےطوراپنے مومن بھائی کا جھوٹا پی لیتا ہے تو خدا وند عالم ان دو نوں کے لئے ایک ملک کو پیداکرتا ہےجو قیا مت تک ان دونوں کے لئے استغفار کرتا ہے .

23ـ قالَ(علیه السلام): لا خَیْرَ فِی الدُّنْیا إلاّ لِرَجُلَیْنِ: رَجَلٌ یَزْدادُ فی کُلِّ یَوْم إحْساناً، وَ رَجُلٌ یَتَدارَکُ ذَنْبَهُ بِالتَّوْبَةِ، وَ أنّی لَهُ بِالتَّوْبَةِ، وَاللّه لَوْسَجَدَ حَتّی یَنْقَطِعَ عُنُقُهُ ما قَبِلَ اللّهُ مِنْهُ إلاّ بِوِلایَتِنا أهْلِ الْبَیْتِ.(23)

دنیا میں خیر و سعادت کسی کے لئے نہیں ہے سوائے دو لو گوں کے ایک وہ شخص جو ہر روز اپنی نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے اور دوسر ا وہ شخص جو توبہ کے ذریعہ اپنے گناہوں کی بیماری کا علاج کرتا ہے اور توبہ کے لئے بھی اگر کوئی شخص اتنے سجدے کرے کہ اس کے سروتن میں جدائی ہوجائےاس کےباوجودخداوند عالم اس کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک توبہ کرنےوالاہماری ولایت کااقرار کرنےوالا نہ ہو .

24ـ قالَ(علیه السلام): عَجِبْتُ لاِبْنِ آدَم، أوَّلُه ُنُطْفَةٌ، وَ آخِرُهُ جیفَةٌ، وَ هُوَ قائِمٌ بَیْنَهُما وِعاءٌ لِلْغائِطِ، ثُمَّ یَتَکَبَّرُ.(24)

مجھےتعجب ہوتا ہے اس شخص پر جس کا آغاز نطفہ اور جس کا انجام مردار ہے اور وہ ان دونوں کے درمیان گندگی کو اٹھا پھرتا ہے اس کے با وجود غرور و تکبر کا شکار رہتا ہے .

25ـ قالَ(علیه السلام): إیّاکُمْ وَ الدَّیْن، فَإنَّهُ هَمٌّ بِاللَّیْلِ وَ ذُلٌّ بِالنَّهارِ.(25)

قرض لینے سے بچو اس لئے کہ قرض لینا راتوں میں بے چینی اور دن میں ذلت و دسوائی کا باعث ہوتا ہے .

26ـ قالَ(علیه السلام): إنَّ الْعالِمَ الْکاتِمَ عِلْمَهُ یُبْعَثُ أنْتَنَ أهْلِ الْقِیامَةِ، تَلْعَنُهُ کُلُّ دابَّة مِنْ دَوابِّ الاْرْضِ الصِّغارِ.(26)

جو عالم اپنے علم کو چھپائے وہ قیامت میں سب سے زیا دہ بد بو دار صورت میں اٹھایا جائے گا یہاں تک کہ اس پر ہر چھوٹی سے چھوٹی مخلوق لعنت کرے گی.

27ـ قالَ(علیه السلام): یا کُمَیْلُ، قُلِ الْحَقَّ عَلی کُلِّ حال، وَوادِدِ الْمُتَّقینَ، وَاهْجُرِ الفاسِقینَ، وَجانِبِ المُنافِقینَ، وَلاتُصاحِبِ الخائِنینَ.(27)

اے کمیل ہر حال میں حق بولو صاحبان تقویٰ سے محبت کرو فاسقوں سے دور رہو منافقوں سے کنارہ کشی رکھو اور خیانت کرنے والوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہ رکھو

28ـ قالَ(علیه السلام): فی وَصیَّتِهِ لِلْحَسَنِ (علیه السلام): سَلْ عَنِ الرَّفیقِ قَبْلَ الطَّریقِ، وَعَنِ الْجارِ قَبْلَ الدّارِ.(28)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے ادشاد فرمایا: راستے سے پہلے ہم سفر کے بارے میں معلوم کر لیا کو اور گھر لینے سے پہلے پڑوسیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر لیا

کرو
29۔ قالَ(علیه السلام): اِعْجابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ دَليلٌ عَلی ضَعْفِ عَقْلِهِ.(29)
انسان کا اپنے اوپر فخر کرنا اس کی کم عقلی کی نشانی ہے
30۔ قالَ(علیه السلام): أيُّهَا النّاسُ، إيّاكُمْ وَحُبَّ الدُّنْيا، فَإنَّها رَأْسُ كُلِّ خَطيئَة، وَبابُ كُلِّ بَليَّة، وَداعى كُلِّ رَزِيَّة.(30)
اے لوگو دنیا کی محبت سے بچو اس لئے کہ وہ ہر غلطی اور گناہ کی جڑ ' ہر بلا و آزمائش کا دروازہ اور ہر مصیبت کی آماجگاہ ہے .
31۔ قالَ(علیه السلام): اَلسُّكْرُ أرْبَعُ السُّكْراتِ: سُكْرُ الشَّرابِ، وَسُكْرُ الْمالِ، وَسُكْرُ النَّوْمِ، وَسُكْرُ الْمُلْكِ.(31)
نشہ چار طرح کا ہرتا ہے شراب کانشہ 'مال ودولت کانشہ' نیند کانشہ اور حکومتی عہدہ و منصب کا نشہ.
32۔ قالَ(علیه السلام): أللِّسانُ سَبُعٌ إنْ خُلِّيَعَنْهُ عَقَرَ.(32)
زبان ایک درندہ ہے جو اگر آزاد رہے تو پھاڑ کھائےگا .
33۔ قالَ(علیه السلام): يَوْمُ الْمَظْلُومِ عَلَى الظّالِمِ أشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظّالِمِ عَلَى الْمَظْلُوم.(33)
ظالم کے خلاف مظلوم کا دن مظلوم کے خلاف ظالم کے دن سے زیادہ سخت ہوتا ہے .
34۔ قالَ(علیه السلام): فِي الْقُرْآنِ نَبَأُ ما قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ ما بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ ما بَيْنِكُمْ.(34)
قرآن مجید میں تم سے پہلے کی خبریں تمھارے بعد کے حالات اور تمھارے موجودہ دور کے احکام پائے جاتے ہیں .
35۔ قالَ(علیه السلام): نَزَلَ الْقُرْآنُ أثْلاثاً، ثُلْثٌ فينا وَفى عَدُوِّنا، وَثُلْثٌ سُنَنٌ وَ أمْثالٌ،وَثُلْثٌ فَرائِض وَأحْكامٌ.(35)
قرآن مجید تین حصوں میں نازل ہوا ایک حصہ ہم اہل بیت ع کے فضایل و کمالات اور ہمارے دشمنوں کی مذمت کے بارے میں ہے دوسرے حصے میں سنتوں اور ضرب الامثال کا تذکرہ ہے اور تیسرے حصہ میں احکام اور فرائض بیان ہوئے ہیں
36۔ قالَ(علیه السلام): ألْمُؤْمِنُ نَفْسُهُ مِنْهُ فى تَعَب، وَالنّاسُ مِنْهُ فى راحَة.(36)
مومن خود تکلیف میں رہتا ہے لیکن لوگوں کو اس کے وجود سے آرام و سکون نصیب ہو تا ہے .

37۔ قالَ(علیه السلام): كَتَبَ اللّهُ الْجِهادَ عَلَى الرِّجالِ وَالنِّساءِ، فَجِهادُ الرَّجُلِ بَذْلُ مالِهِ وَنَفْسِهِ حَتّى يُقْتَلَ فى سَبيلِ اللّه، وَجِهادُ الْمَرْئَةِ أنْ تَصْبِرَ عَلى ماتَرى مِنْ أذى زَوْجِها وَغِيْرَتِهِ.(37)
خدا وند عالم نے مردوں اور عورتوں دونوں پر جہاد فرض کیا مرد کا جہاد جان و مال کی قربانی سے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوجائے اور عورت کا جہاد اس کے شوہر اور اس کی غیرت کی بنا پردر پیش مشکلات پرصبر کے ذریعہ ہوتا ہے .
38۔ قالَ(علیه السلام): فى تَقَلُّبِ الاْحْوالِ عُلِمَ جَواهِرُ الرِّجالِ.(38)
حالات کےبدلنےسےلوگوں کی حقیقت سامنےآجاتی ہے .
39۔ قالَ(علیه السلام): إنّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلاحِساب، وَغَداً حِسابٌ وَ لا عَمَل.(39)
آج یعنی جب تک زندگی ہے عمل کا موقعہ ہے اس میں حساب وکتاب نہیں ہے اورکل یعنی موت کے بعدحسا ب وکتا ب کا موقعہ ہوگا عمل کا نہیں .
40۔ قالَ(علیه السلام): إتَّقُوا مَعَاصِيَ اللّهِ فِي الْخَلَواتِ فَإنَّ الشّاهِدَ هُوَ الْحاكِم.(40)
تنہائوں میں بھی خدا وند عالم کی نا فرمانی سے بچو اس لئے کہ ان پر گواہ ہی ان کے بارے میں فیصلہ کر نے والا ہے

....

حوالے

[1] ـ أمالى صدوق : ص 97، بحارالأنوار: ج 90، ص 343، ح 1.

[2] ـ أمالى طوسى : ج 1، ص 114 ح 29، بحارالأنوار: ج 1، ص 169، ح 20.

[3] ـ وسائل الشّيعة: ج 25، ص 434، ح 32292.

[4] ـ وافى: ج 4، ص 402، س 3.

[5] ـ أعيان الشّيعة: ج 1، ص 350، بحارالأنوار: ج 41، ص 150، ضمن ح 40.

[6] ـ أمالى طوسى: ج 1، ص 55، بحارالأنوار: ج 2، ص 48، ح 7.

[7] ـ أمالى صدوق: ص 95، بحارالأنوار: ج 68، ص 181، ح 35.

[8] ـ بحار الأنوار: ج 5، ص 317، ح 16، به نقل از ثوابالأعمال.

[9] ـ أمالى طوسى : ج 1، ص 372، بحارالأنوار: ج 63، ص 152، ح 5.

[10] ـ أمالى طوسى: ج 1، ص 372، بحارالأنوار: ج 63، ص 155، ح 5.

[11] ـ عدّة الدّاعى: ص 85، ص 1، بحارالأنوار: ج 101، ص 73، ح 24.

[12] ـ مستدرک الوسائل : ج 16، ص 291، ح 19920.

[13] ـ بحارالأنوار: ج 69، ص 68، س 2، ضمن ح 28.

[14] ـ محبّة البيضاء: ج 5، ص 144، تنبيه الخواطر: ص 195، س 16.

[15] ـ مستدرک الوسائل: ج 3، ص 210، ح 3386.

[16] ـ بحارالأنوار: ج 1، ص 96، ح 40.

[17] ـ بحارالأنوار: ج 70، ص 13.

[18] ـ نزهة الناظر و تنبيه الخاطر حلوانى: ص 70، ح 65.

[19] ـ عدّة الدّاعى: ص 75، س 8، بحارالأنوار: ج 1، ص 205، ح 33.

[20] ـ نزهة الناظر و تنبيه الخاطر حلوانى: ص 52، ح 26.

[21] ـ نزهة الناظر و تنبيه الخاطر حلوانى: ص 46، ح 12.

[22] ـ اختصاص شيخ مفيد: ص 189، س 5.

[23] – وسائل الشيعة: ج 16 ص 76 ح 5.

[24] ـ وسائل الشّيعة: ج 1، ص 334، ح 880.

[25] ـ وسائل الشّيعة: ج 18، ص 316، ح 23750.

[26] ـ وسائل الشّيعة: ج 16، ص 270، ح 21539.

[27] ـ تحف العقول: ص 120، بحارالأنوار: ج 77، ص 271، ح 1.

[28] ـ بحارالأنوار: ج 76، ص 155، ح 36، و ص 229، ح 10.

[29] ـ اصول كافى: ج 1، ص 27، بحارالأنوار: ج 1، ص 161، ح 15.

[30] ـ تحف العقول: ص 152، بحارالأنوار: ج 78، ص 54، ح 97.

[31] ـ خصال : ج 2، ص 170، بحارالأنوار: ج 73، ص 142، ح 18.

[32] ـ شرح نهج البلاغه ابن عبده: ج 3، ص 165.

[33] ـ شرح نهج البلاغه فيض الاسلام: ص 1193.
[34] ـ شرح نهج البلاغه فيض الاسلام: ص 1235.
[35] ـ اصول كافى، ج 2، ص 627، ح 2.
[36] ـ بحارالأنوار: ج 75، ص 53، ح 10.
[37] ـ وسائل الشّيعة: ج 15، ص 23، ح 19934.
[38] ـ شرح نهج البلاغه فيض الإسلام: ص 1183.
[39] ـ شرح نهج البلاغه ابن عبده: ج 1، ک 41.
[40] ـ شرح نهج البلاغه ابن عبده: ج 3، ص 324.